وَاعِظُ الجُمُعَۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اوران کانظامِ خلافت

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

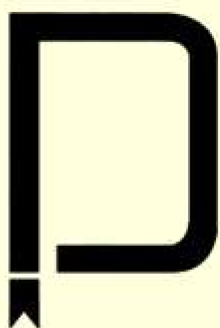
معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی



www.facebook.com/darahlesunnat



دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر



IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کا نظامِ خلافت

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی



 https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کا نظامِ خلافت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ عَلى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

آپ کا مختصر تعارُف

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبد اللہ، لقب صدیق اور عتیق ہے۔ آپ کے والد کا نام ابو قُحافہ عثمان، اور والدہ ام الخیر سلمٰی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نسب ساتویں پُشت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے تقریبًا ۲ سال چھوٹے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہلیت میں بھی قوم میں معزّز مکرّم تھے۔ آپ نے قبلِ اسلام بھی کبھی شراب نہیں پی۔ اسلام قبول کرنے

کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام غزوات میں شامل رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہجرت کے موقع پر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رفیقِ سفر اور یارِ غار بھی رہے[1]۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شانِ اقدس میں بعض قرآنی آیات

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شانِ اقدس میں، قرآنی آیات بھی نازل ہوئی ہیں، مکّۂ مکرّمہ سے ہجرت کے وقت رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم، اور حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دورانِ سفر غارِ ثَور میں بھی رہے۔ اللہ تعالی نے اس واقعہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾[2] "صرف دو۲ جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے، جب اپنے دوست سے فرماتے تھے، کہ غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے!"۔ یعنی مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تسلّی دے رہے تھے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے[3]۔ لہذا جو شخص حضرت سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحابیت کا انکار کرے، وہ اس آیتِ قرآنی کا منکِر ہو کر کافِر ہوا[4]۔

---

(١) "تاريخ الخلفاء" الخليفة الأوّل: أبو بكر الصدّيق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، صـ٤١ بتصرّف.

(٢) پ١٠، التوبة: ٤٠.

(٣) "تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، صـ٢٦-٣٠ ملتقطاً بتصرّف.

(٤) "الدرّ المختار" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ٣/ ٥٣٤ بتصرّف.

برادرانِ اسلام! اسی طرح حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، جب حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بھاری قیمت پر خرید کر آزاد کیا، تب کفّار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا، کہ ابو بکر نے ایسا کیوں کیا؟ شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا، جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا! اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى﴾[1] "کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں، جس کا بدلہ دیا جائے"۔ یعنی حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کام محض اللہ تعالی کی رضا کے لیے ہے، کسی کے احسان کا بدلہ نہیں، اور نہ ان پر حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی احسان ہے۔ لہذا ہمیں بھی کسی پر احسان کے بدلے میں نہیں، بلکہ ہر نیک کام صرف اللہ تعالی کی رضا و خوشنودی کے لیے انجام دینا چاہیے۔

واقعۂ معراج کی تصدیق

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سیّدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب "صدیق" کا سبب بیان کرتے ہوئے، امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: «لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْـمَسْجِدِ الْأَقْصَى، أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ، فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَمِعُوا بِذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله تعالى عنه، فَقَالُوا: هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ

(۱) پ۳۰، الليل: ۱۹.

إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: أَوَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: أَوَ تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ! أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ!»[1].

"جب نبئ رحمت ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی، تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کے سامنے اس واقعہ کو بیان فرمایا، لوگوں نے اس بارے میں چہ مگوئیاں کیں، کچھ لوگ اس سے انکاری ہو کر مرتد ہوئے، اور ایمان والوں نے اس کی تصدیق کی۔ پھر دَوڑتے ہوئے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: آپ اپنے دوست (محمد) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو وہ کہتے ہیں، کہ انہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کی! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا حضور ﷺ نے واقعی یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضور ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا!۔ لوگوں نے کہا کہ کیا آپ اس بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں، کہ وہ رات بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، میں تو اُن کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں، جو اس بات سے بھی زیادہ حیران کُن اور تعجب والی بات ہے!"۔

---

(١) "مستدرَك الحاكم" أبو بكر بن أبي قحافة رضي الله تعالى عنهما، ر: ٤٤٠٧، ٥/ ١٦٦٥.

الحمد للہ، ہم اہلِ ایمان کا بھی یہی عقیدہ ہے، کہ اللہ تعالی نے رات کے ایک قلیل حصہ میں، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصی تک کی سیر کرائی، پھر وہاں سے آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کو لے گیا، آپ ﷺ کو عرش وکرسی دکھائی، اور پھر خود اپنی ملاقات کا شرفِ عظیم بھی بخشا!۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت اور ان کا شکر اُمّت پر واجب ہے

عزیز دوستو! حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: «حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي!»[1] "ابوبکر سے محبت اور اُن کی شکر گزاری، میری امّت پر واجب ہے!"۔ لہذا امّتی ہونے کی حیثیت سے، دیگر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت کے ساتھ ساتھ، بالخصوص سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت، اور ان کا شکر ادا کرنا ہم سب پر لازم ہے۔

سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا صِلہ

عزیز دوستو! حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے سیّدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: «يا جبريلُ! على أمّتي حسابٌ؟ فقال: نعم، عليهم حسابٌ ما خلا أبا بكر الصدّيق، ليس عليه حسابٌ. قيل: يا أبا بكرٍ أُدخُلِ الجنّةَ! قال: لن أَدخُلَها حتّى أدخُلَ

(۱) "تاريخ بغداد" تحت ر: ۱۰۵۷- محمد ...إلخ، ر: ٦٢٥، ٢/ ٢٧٨.

معي مَن أحبَّني في دار الدّنيا!»[1] "میں نے جبریل سے پوچھا کہ کیا میری امّت کا حساب ہوگا؟ حضرت جبریل نے عرض کی: جی ہاں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا تمام لوگوں کا حساب ہوگا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جائے گا، کہ اے ابو بکر! جنّت میں داخل ہو جاؤ! وہ کہیں گے، کہ جب تک دنیا میں مجھ سے محبت رکھنے والوں کو جنّت میں داخل نہ کرلوں، میں جنّت میں داخل نہیں ہوں گا!"۔ اس سے ثابت ہوا کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت بھی جنّت میں داخلے کا اہم سبب ہے۔

خلیفۂ اوّل

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں، جنہیں سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرضیتِ حج کے بعد، پہلے ہی سال میں امیر الحجاج مقرّر فرمایا، اور انہیں اپنے سامنے مرض الوفات میں اپنی جگہ نماز کے لیے امام مقرّر فرمایا۔ حضرت سیّدنا مولا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- کا ارشاد ہے: «لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَدْ قَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلاَةِ، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِدِينِنَا، فَقَدَّمْنَا أَبَا بَكْرٍ»[2] "نبئ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وِصال کے بعد، جب ہم نے غور کیا (تو اس نتیجہ پر پہنچے)، کہ

---

(١) "تاريخ دِمشق" تحت ر: ٣٣٩٨- عبد الله ...إلخ، ٣٠/ ١٥٣.

(٢) "الطبقات الكبير" ر: ٣٤٣٣، ٣/ ١٦٧.

جب نماز کے مُعاملہ میں نبیٔ کریم ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدَّم فرمایا، اور ہمارے دین کے لیے انہیں امام بنانا پسند فرمایا، تو ہم دنیاوی مُعاملات میں بھی ان پر راضی ہوگئے، یعنی ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے، انہیں خلیفہ مقرّر کر دیا"۔ اس سے پتا چلا کہ سب سے پہلے خلیفہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور یہی ہم اہلِ اسلام کا نظریہ ہے۔

خطبۂ خلافت

حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرّر ہونے کے بعد، منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد، پہلا خطبۂ خلافت ارشاد فرمایا: «أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنِّي قَدْ وُلِّيتُ عَلَيْكُمْ، وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَإِنْ أَحْسَنْتُ فَأَعِينُونِي، وَإِنْ أَسَأْتُ فَقَوِّمُونِي. الصِّدْقُ أَمَانَةٌ، والكذبُ خيانةٌ، والضعيفُ منكم قويٌّ عندي حتّى أزيحَ علّته إِنْ شَاءَ اللهُ، وَالْقَوِيُّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ حَتَّى آخُذَ منه الحقَّ إِنْ شَاءَ اللهُ، لَا يَدعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا ضَرَبَهُمُ اللهُ بِالذُّلِّ، ولا يشيعُ قومٌ قطُّ الفاحشةَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللهُ بِالْبَلَاءِ، أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ!!، قُومُوا إِلَى صَلَاتِكُمْ يَرْحَمْكُمُ اللهُ!»(۱)

---

(١) "البداية والنهاية" ذكر اعتراف سعد بن عبادة بصحّة ...إلخ، ٥/ ٢٤٨.

"لوگو! میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں، حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرنا، اور اگر برا کروں تو مجھے درست راہ بتا دینا۔ سچائی ایک امانت ہے، اور جھوٹ خیانت ہے۔ جو تم میں کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے، اللہ تعالی نے چاہا تو میں اس کا شکوہ دور کردوں گا، اور جو تم میں طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے، تو ان شاء اللہ تعالی میں اس سے کمزور کا حق لے کر رہوں گا۔ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اس پر ذلت مسلّط کر دیتا ہے، اور جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے، اللہ تعالی ان پر مصیبت عام کر دیتا ہے۔ جب تک میں اللہ ورسول کی اطاعت کروں، تو تم بھی میری فرمانبرداری کرنا، اور جب میں اللہ ورسول کی نافرمانی کروں، تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں!!۔ اچھا اب نماز کو اٹھو اللہ تعالی تم پر رحم فرمائے!"۔

یہ خطبہ اپنے اختصار کے باوجود اہم ترین اسلامی خطبات میں سے ایک ہے۔ اس خطبہ میں حضرت نے حاکم اور رعایا کے درمیان مُعاملات کے سلسلہ میں عدل ورحمت کے قواعد بیان فرمائے۔ اس بات پر یاد دہانی کرائی، کہ حکّام کی اطاعت اللہ ورسول کی اطاعت پر منحصر ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی؛ کیونکہ جہاد اس امّت کی عزّت وشان کے لیے انتہائی اَہمیت کا حامل ہے۔ نیز بے حیائی اور فحاشی کے کاموں سے اجتناب پر زور دیا؛ کیونکہ مُعاشرہ کو فتنہ وفساد سے بچانے کے لیے، یہ چیز انتہائی ضروری ہے۔

بحیثیتِ امیر المؤمنین آپ کا ذریعۂ معاش

محترم بھائیو! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعتِ خلافت کے دوسرے روز، کچھ چادریں لے کر بازار جارہے تھے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: «أين تريدُ؟» "آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟" فرمایا: «إلى السُّوقِ» "(بغرضِ تجارت) بازار جا رہا ہوں"، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: «تصنعُ ماذا وقد وُلّيتَ أمرَ المسلمينَ؟!» "آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اب آپ مسلمانوں کے امیر ہیں!" یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «فمِن أين أُطعِم عِيالي؟» "(اگر میں یہ کام نہ کروں) تو پھر اپنے اہل وعِیال کو کہاں سے کھلاؤں گا؟" حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: «انطلِقْ، يَفرض لك أبو عبَيدةَ» "آپ واپس چلیے، آپ کے اخراجات حضرت ابو عبَیدہ طے کریں گے"۔ پھر یہ دونوں حضرات سیّدنا ابو عبیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت سیّدنا ابو عبیدہ بن جرّاح نے فرمایا: «أَفرَضُ لك قُوتَ رجلٍ من المهاجرينَ، ليس بأفضلِهم ولا أوكَسِهم، وكِسوةَ الشِّتاءِ والصَّيفِ، إذا أخلقتَ شيئاً رددتَه وأخذتَ غيرَه!» "میں آپ (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اَہل وعِیال کے واسطے) ایک اوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کا اندازہ کرکے روزینہ، اور موسمِ سرما وگرما کا لباس مقرّر کرتا ہوں، اس طور پر کہ جب وہ لباس قابلِ استعمال نہ رہے، تو واپس دے کر اُس کے عِوض دوسرا لے لیا کریں!"۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے آدھی بکری کا گوشت، لباس اور روٹی مقرّر کر دی[1]۔

اس واقعہ میں ہر جگہ اور ہر دَور کے حکمرانوں کے لیے یہ واضح پیغام ہے، کہ وہ بیت المال میں سے اتنی تنخواہ لیں، جتنی ایک اوسط درجہ کے ملازِم کی اُجرت ہوا کرتی ہے، یعنی شاہ خرچی سے بچ کر، ملک وقَوم کی حقیقی خدمت انجام دیں، تب ان کی رِعایا انہیں خیر وبرکت کی دعاؤں سے نوازے گی، جس سے ان کی دنیا اور آخرت سَنوَر جائے گی۔

اہلِ بیتِ کرام سے آپ کی محبت ومودَّت

عزیزانِ محترم! عموماً انسان جس سے محبت کرتا ہے، اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت کرنے لگتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء، اور حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے، جب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق سے مطالبہ کیا، کہ خیبر اور فدک کی جائیداد (رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی میراث کے طور پر ان میں تقسیم کی جائے! اس مطالبہ کے جواب میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، کہ میں نے نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا المَالِ» "ہم (نبیوں کے) مال میں وراثت نہیں ہوا کرتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے، البتہ آلِ محمد اس میں سے نفقہ لے سکتی ہے"۔ اُس

---

(١) "تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، صـ٦٣ بتصرّف.

پروردگار کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی قرابتداری مجھے اپنے اَقرِباء سے زیادہ محبوب ہے!"[1]۔

چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جائیداد کا وہی انتظام کیا جو رسولِ اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہوا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں سے سال بھر کے لیے اہلِ بیت کا نفقہ نکالتے، اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کا مال قرار دیتے، یعنی مسافروں، غریبوں، مسکینوں اور حاجتمندوں پر صرف کیا کرتے۔ اور جس طرح تاجدارِ رسالت ﷺ سے محبت، ایمان کا حصہ اور اس کا کمال، بلکہ حقیقتِ ایمان ہے، سرکارِ کائنات ﷺ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز، بالخصوص اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت بھی ایمان کا تقاضا ہے!!۔

بدعات کا سدِّباب

جانِ برادر! تمام اَدیان کے مسخ ہو جانے کی اصل وجہ وہ بدعات ہیں جو رفتہ رفتہ جزوِ مذہب ہوکر، اس کی اصلی صورت اس طرح بدل دیتے ہیں، کہ اصل دین کی صحیح تعلیم و متبعین کی ایجادات میں امتیاز وفرق دشوار ہو جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں بدعات بہت کم پیدا ہوئیں، تاہم جب کبھی کسی بدعت کا ظہور ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مٹانے میں پورا زور لگا دیا۔

(١) "صحيح البخاري" كتاب المغازي، ر: ٤٠٣٥، ٤٠٣٦، صـ٦٨٢.

ایک بار حج کے موقع پر قبیلہ احمس کی عورت کے بارے میں معلوم ہوا، کہ وہ گفتگو نہیں کرتی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے وجہ پوچھی: «مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟» "وہ کلام کیوں نہیں کرتی؟" تو لوگوں نے کہا کہ اس نے خاموش حج کا ارادہ کیا ہے، یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اس عورت سے فرمایا: «تَكَلَّمِي! فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الجَاهِلِيَّةِ!» "یہ زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے، یہ جائز نہیں، تم بات چیت کرلو!"، اس عورت نے بات کی، اور کہا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا: «أَنَا أَبُو بَكْرٍ»[1] "میں ابوبکر ہوں"۔

انتقال سے قبل بیت المال سے لیے گئے سامان کی واپسی کی وصیت

حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: «لَمَّا احْتُضِرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ! انْظُرِي اللِّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي كُنَّا نَصْطَبِحُ فِيهَا، وَالْقَطِيفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبَسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَلِكَ حِينَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا مِتُّ فَارْدُدِيهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْسَلْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: رَضِيَ اللهُ عَنْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكَ!»[2].

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب مناقب الأنصار، ر: ٣٨٣٤، صـ٦٤٣ ملتقطاً.

(٢) "المعجم الكبير" سِنُّ أَبِي بَكْرٍ وَخُطْبَتُهُ وَوَفَاتُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ٣٨، ١/ ٦٠.

"حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا، کہ اے عائشہ دیکھو!
یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں، اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم پیتے ہیں، اور یہ چادر جو ہم اوڑھتے ہیں، ان سے اسی وقت تک نفع اٹھا سکتے ہیں جب تک ہم مسلمانوں کے امرِ خلافت انجام دیتے رہیں گے، جس وقت میں وفات پاجاؤں تو یہ تمام سامان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دینا۔ چنانچہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، تو میں (عائشہ) نے یہ تمام چیزیں حسبِ وصیت حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجوا دیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے! کہ آپ نے تو اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے!!"۔ یعنی آپ نے اپنے بعد والوں کو بھی انتہائی احتیاط کی تاکید ور رہنمائی فرمادی۔

آپ کا وصال شریف

میرے دوستو اور بزرگو! سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (آخری ایّام میں) جب مرض میں اضافہ ہوا، تو انہوں نے پوچھا: «أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» "آج کونسا دن ہے؟" ہم نے عرض کی: پیر کا دن ہے، فرمایا: «فَأَيُّ يَوْمٍ قُبِضَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟» "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن وصال فرمایا؟" سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: پیر کے دن رحلت فرمائی، اس

پر فرمایا: «فَإِنِّي أَرْجُو مَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ»[1] "مجھے امید ہے کہ میں آج دن یا رات میں کسی وقت فوت ہوجاؤں گا!"۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت وتدفین

محترم حضرات! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرضِ وفات میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا: «إِذَا مِتُّ وَفرَغْتُمْ مِنْ جهَازِي، فَاحْمِلُونِي حَتَّى تَقِفُوا بِبَابِ الْبَيْتِ، الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقِفُوا بِالْبَابِ وَقُولُوا: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله! هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ!" فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ وَفُتِحَ الْبَابُ، -وَكَانَ الْبَابُ مُغْلَقاً- فَأَدْخِلُونِي فَادْفِنُونِي، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَكُمْ فَأَخْرِجُونِي إِلَى الْبَقِيعِ وَادْفِنُونِي».

"جب میں انتقال کر جاؤں، اور تم لوگ میرے غسل وکفن سے فارغ ہو چکو، تو میرا جنازہ اُٹھاکر نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کے دروازہ کے سامنے رکھ دینا، اور عرض کرنا: "اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو! یہ ابوبکر اجازت چاہتا ہے!" اگر اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے (کیونکہ وہ دروازہ بند رہتا تھا) تو مجھے اندر لے جاکر دفن کر دینا، اور اگر اجازت نہ ملے تو اُٹھاکر بقیع میں دفن کر دینا"۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، اور درِ نبی پر پہنچ کر یہ گزارش کی، تو دروازے کا تالا گرا اور دروازہ

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رضي الله تعالى عنها، ر: ٢٤٢٤١، ٩/ ٢٩٧.

کھل گیا، اور روضۂ پاک کے اندر سے آواز آئی کہ "محبوب کو محبوب سے ملادو؛ کہ حبیب اپنے حبیب کی ملاقات کا مشتاق ہے"[1]۔

۱۳ سنِ ہجری ۲۲ جُمادی الآخرہ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا، لہذا اس دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دن، عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سب سے افضل

ہم اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ ونظریہ ہے، کہ انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد، تمام لوگوں میں سب سے افضل، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں[2]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سچی محبت، ان کی شکر گزاری، اور ان کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی توفیق عطا فرما، ہمیں ایسے پابندِ شریعت حکمران عطا فرما، جو وطن عزیز میں نظامِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم رائج کریں، جو اپنے طرزِ حکمرانی میں تیرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے خلفائے راشدین کی اتّباع کریں، ہر طرف عدل وانصاف کا دَور دَورہ ہو جائے۔ ہمیں اپنی عبادت ونیک اعمال، اور اپنے اَحکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا

---

(۱) "الشريعة" للآجرّي، باب ذكر دفن ...إلخ، تحت ر: ١٨٦١، ٥/ ٢٣٨٢.

(٢) "شرح العقائد النسفية" صـ٢٢٧.

چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.